فضائل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

محمد طارق ثاقب آف پتوکی

﴿نحمده ونصلي على رسوله الكريم اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم. التائبون العابدون الحامدون السائحون الراكعون الساجدون الامرون بالمعروف والناهون عن المنكر والحافظون لحدود الله وبشر المومنين﴾

(سورۃ توبہ آیت:۱۱۲)

جب سے اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو وجود بخشا ہے تو اسی وقت سے اس کی رشد و ہدایت کے لیے انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا ہے۔ سب سے آخر میں اپنے محبوب پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا تو حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کی تربیت اس طرح کی کہ انہوں نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کلمہ حق کو بلند کرنے کے لیے اور حضور ﷺ کی رسالت کا پرچم پوری دنیا میں لہرانے کے لیے اپنا تن من دھن قربان کر دیا' لہٰذا مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام واہل بیت رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس قدر محبت ہونی چاہیے کہ انہیں عام مومنین سے افضل جاننا ضروری ہے۔ اسلام میں مسابقت کی بنیاد پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فضیلت اور مرتبے کے لحاظ سے مختلف ہیں اور تمام صحابہ سے خلفاء راشدین یعنی خلفاء اربعہ (حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق' حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم) افضل ہیں۔ جن کی عظمت و رفعت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

﴿عن العرباض ابن سارية رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين﴾ (مسند احمد' حدیث:۱۶۶۹۴' ابو داؤد کتاب السنۃ باب لزوم السنۃ حدیث:۴۶۰۷' ترمذی حدیث:۲۶۷۶)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میری اور خلفاء کی سنت کو لازم پکڑو' جو نیک ہدایت یافتہ ہیں۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے خلفاء اربعہ کی عظمت واضح ہوتی ہے۔ ان خلفاء کے بعد عشرہ مبشرہ کی فضیلت ہے اور وہ درج ذیل ہیں۔

چاروں خلفاء راشدین حضرت طلحہ' زبیر' سعد' سعید' ابوعبیدہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم وہ خوش نصیب ہیں' جن کو رحمت کائنات نے دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری سنا دی تھی۔ اس کے بعد بدری صحابہ کا مقام و درجہ ہے' جن سے راضی ہو کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اعملوا ماشئتم فقد وجبت لكم الجنة او فقد غفرت لكم﴾ (صحیح بخاری مترجم از داؤد راز جلد ۵' ص ۳۳۹' باب فضل من شہد بدرا)

تم جو چاہو کرو' تمہیں جنت ضرور ملے گی یا یہ فرمایا کہ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ ان کے علاوہ بیعت رضوان میں شریک ہونے والے 1400 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام ہے۔

قصہ مختصر کہ ہر صحابی کا مقام اپنا اپنا ہے لیکن ان کا ادب واحترام ہر مسلمان پر لازم ہے کیونکہ یہ صحابہ کی محنتوں کا ثمر ہے کہ دین اسلام ہم تک پہنچا۔ اگر ان کی قربانیاں نہ ہوتیں تو شاید ہم مسلمان بھی ہوتے یا نہ ہوتے۔ تاریخ اسلام میں صحابہ کا اہم کردار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں صحابہ کی عظمت اور صفات کو بیان فرمایا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

﴿فسوف ياتي الله بقوم يحبهم ويحبونه اذلة على المومنين اعزة على الكافرين يجاهدون في سبيل الله ولا يخافون لومة لائم﴾ (المائدۃ آیت:۵۴)

پس عنقریب اللہ (اپنے دین کی حفاظت) کے لیے ایسے لوگ لائے گا' جن سے وہ محبت کرے گا اور وہ اس سے محبت کریں گے۔ مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں گے' اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

محمد بن کعب فرماتے ہیں یہ آیت سرداران قریش کے بارے میں اتری ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "خلافت صدیقی میں جو لوگ اسلام سے پھر گئے تھے' ان کا حکم اس آیت میں ہے۔ (کیونکہ اس آیت کے ابتدائی حصہ میں مرتدین کا ذکر ہے۔) جس قوم کو ان کے بدلے میں لانے کا وعدہ دیا ہے وہ اہل قادسیہ ہیں یا قوم سبا ہیں یا اہل یمن ہیں' جو کندہ اور سکون قبیلہ کے ہیں۔"

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا وہ اس کی قوم ہے (حاکم ۲/۳۱۳ بحوالہ تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۲ ص ۱۳۶)

صحابہ کی صفت میں اللہ جل شانہ نے فرمایا:

﴿محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم﴾ (الفتح ۴۸/۲۹)

"محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے ساتھی کفار پر سخت اور آپس میں نرم ہیں۔"

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿ترى المومنين في تراحمهم وتوادهم

﴿وتعاطفهم كمثل الجسد اذا اشتكى عضوا تداعى له سائر جسده بالسهر والحمى ﴾ (بخاری' کتاب الادب حدیث:۶۰۱۱' باب رحمة الناس والبهائم ۔مسلم' کتاب البر والصلة باب تراحم المومنين وتعاطفهم۔حدیث:۲۵۸۶)

آپس کی محبت اور رحمدلی میں مومنوں کی مثال ایک جسم کی طرح ہے۔ کہ اگر ایک عضو میں درد ہو تو سارا جسم بے قرار ہو جاتا ہے۔اس طرح کہ نینداڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔یعنی صحابہ کفار پر اس قدر سخت تھے کہ مقابلے میں کوئی عزیز آ گیا تو نبی کا دشمن سمجھ کر اس کی گردن تن سے جدا کر دی اور آپس میں پیار والفت سے رہے اور اقبال نے ان کے جذبے کو یوں بیان کیا ہے۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿الله الله فی اصحابی لا تتخذوهم غرضا بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن اذاهم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذى الله ومن اذى الله يوشك ان ياخذه ﴾(تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی جلد نمبر۴' ص ۳۶۰' حدیث:۴۰۷۰' باب فی من سب او يسب اصحاب النبی)

میرے ساتھیوں کے بارے میں اللہ کا خوف کرو۔میرے بعد انہیں نشانہ نہ بنانا۔پس جو ان سے محبت کرے گا وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا جو ان سے بغض رکھے گا' وہ میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا' جس نے ان کو ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جو اللہ کو ایذا دیتا ہے۔قریب ہے کہ وہ اسے پکڑ لے۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو صحابہ سے بغض رکھتا ہے اور ان کو ایذا پہنچاتا ہے' گویا اس نے اللہ اور رسول کو ایذا پہنچائی ہے تو ایسے گستاخ کا انجام بھی بہت برا ہوگا۔

ہر مسلمان کا یہ بھی ایمان ہے کہ صحابہ کرام دوسرے تمام ایمان والوں سے افضل ہیں' ان کی شان میں خالق کائنات نے اعلان فرمایا:

﴿والسبقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم ورضوا عنه واعدلهم جنت تجرى تحتها الانهار خالدين فيها ابدا ذلك الفوز العظيم ﴾ (توبہ:۹/۱۰۰)

اور مہاجرین وانصار میں سے سبقت لے جانے والے اور (سب سے) پہلے (ایمان لانے والے) اور جنہوں نے نیکی میں ان کی اتباع کی اللہ ان (سب) سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کے لیے باغات تیار کیے ہیں' جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بيده لو ان احدكم انفق مثل احمد ما بالغ مد احدهم ولا نصيفه ﴾(تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی جلد۴' ص۳۵۹' حدیث ۴۰۶۸' باب فی من سب اصحاب النبی)

میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو پس مجھے قسم ہے میرے رب کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر (اللہ کی راہ میں) خرچ کر ڈالے تو وہ اس کے ایک مدغلہ کے برابر نہیں ہو سکتا اور نہ ان کے آدھے مد کے برابر اور صحیح بخاری میں بھی یہی حدیث کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یوں ہے:

﴿لاتسبوا اصحابی فلو ان احدكم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصيفه ﴾ (بخاری مترجم از داؤد راز ص۱۳۵' جلد۵' حدیث:۳۶۷۳)

ہمارا یہ ایمان ہے کہ جملہ صحابہ کرام اور بعد کے لوگوں سے علی الاطلاق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل ہیں اور ان کے بعد بالترتیب حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔اس کی دلیل حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

﴿ولو كنت متخذا من امتى خليلا لا تخذت ابابكر ولكن اخى و صاحبى ﴾(صحیح بخاری)

اگر میں کسی کو اپنی امت میں سے راز داں دوست (خلیل) بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا' لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس بارے میں فرماتے ہیں:

﴿كنا نقول والنبى حيى ابوبكر ثم عمر ثم عثمان ثم على فبلغ ذلك النبى فلم ينكرها ﴾(صحیح بخاری)

ہم نبی کریم ﷺ کی زندگی میں کہا کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ پھر علی رضی اللہ عنہ۔آپ تک یہ بات پہنچی' مگر آپ نے اس کا انکار نہیں کیا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

﴿خير هذه الامة بعد نبيها ابوبكر ثم عمر ثم عثمان ولو شئت لسميت الثالث يعنى عثمان ﴾(صحیح البخاری)

اس امت میں نبی کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ اور اگر میں چاہوں تو تیسرے (یعنی عثمان رضی اللہ عنہ) کا نام لے سکتا ہوں۔ابوبکر' عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی شان میں رسول اللہ ﷺ نے احد کو جب وہ ہلنے لگا تھا مخاطب کرکے فرمایا:

﴿اسكن احدا انما عليك نبى و

صدیق و شہیدان﴾(صحیح بخاری)

احد ساکن ہو جا تیرے اوپر نبی صدیق اور دو شہید۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا:

﴿اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسى﴾(صحیح بخاری)

کیا تم راضی نہیں کہ تم میرے لیے اس طرح ہو جس طرح موسیٰ علیہ السلان کے لیے ہارون علیہ السلام تھے اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا:

﴿ان لكل نبى حواريا وحوارى الزبير بن العوام﴾(صحیح بخاری)

ہر نبی کے خصوصی معاون و دوست (حواری) ہوتے ہیں میرا حواری زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہے' حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا:

﴿اللهم احبهما فانی احبهما﴾

(بخاری و مسلم)

اے اللہ ان سے محبت فرما میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

﴿ان عبدالله رجل صالح﴾(بخاری)

عبداللہ رضی اللہ عنہ نیک آدمی ہے۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا:

﴿انت اخونا و مولانا﴾(بخاری)

تم ہمارے بھائی اور دوست ہو۔ جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کے بارے میں فرمایا:

﴿اشبهت خلقی و خلقی﴾(صحیح بکاری)

تم صورت و اخلاق میں میرے مشابہ ہو۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

﴿سمعت دف نعليك بين يدى فى الجنة﴾(صحیح بخاری)

میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تیرے قدموں کی آہٹ کو سنا ہے۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت کے بارے میں زبان نبوت سے ارشاد ہوا:

﴿اهتز عرش الرحمان لموت سعد بن معاذ﴾(صحیح بخاری)

سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کی وفات پر اللہ کا عرش جنبش میں آ گیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اس اعزاز سے نوازا:

﴿سيف من سيوف الله مسلول﴾

(صحیح بخاری)

یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک ننگی تلوار ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لیے خصوصی طور پر فرمایا:

﴿ابنى هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين فئتين من المسلمين﴾(صحیح بخاری)

میرا یہ بیٹا سردار ہے اور عنقریب اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

﴿لكل امة امين وان اميننا ايتها الامة ابو عبيدة بن الجراح﴾(صحیح بخاری)

ہر امت کا کوئی امین ہوتا ہے اور اے امت کے لوگو! ہمارا امین ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ہے۔

الغرض صحابہ اتنی شان و عظمت والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ جس طرح صحابہ ایمان لے کر آئے ہیں' اسی طرح کا تم بھی ایمان لے کر آؤ۔

﴿فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا﴾(سورۃ بقرہ آیت:۱۳۷)

جس طرح صحابہ ایمان لے کر آئے ہیں' اسی طرح کا تم ایمان لاؤ' تب تم ہدایت پاؤ گے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ جیسا ایمان نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

برکات اسلام اور دعوت اتفاق

اتفاق واتحاد

یہ اشد ضروری بات تھی جو اسلام لا چکے ہوں۔ ان کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا جائے تا کہ ان کی اجتماعی قوت اور اخوت و محبت کی یگانگت کو دیکھ کر مخالفوں کے دلوں میں خوف و ہراس پیدا ہو۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم﴾(الانفال۴۱)

اگر تم آپس میں فتنہ وفساد کرو گے تو تم کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اسلام نے سب کو ایک جگہ جمع کر کے فرمایا:

﴿انما المومنون اخوة فاصلحوا بين اخويكم﴾(الحجرات:۱۰)

سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ اگر ان کے اندر کوئی جھگڑا واقع ہو جائے تو صلح کرا دو۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کے اتفاق کی مثال یوں بیان فرمائی ہے:

﴿المومنون كرجل واحد ان اشتكى عينه اشتكى كله ان اشتكى راسه اشتكى كله﴾

تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں۔ ایک شخص کے جسم میں کوئی عضو مثلاً آنکھیں درد کرتی ہیں تو اس کی وجہ سے تمام بدن میں درد ہوتا ہے۔ اگر سر میں درد ہوتا ہے تو تمام جسم میں تکلیف ہوتی ہے۔ دورِ حاضر کے مسلمانوں کو اسی کے مصدق ہونا چاہیے۔ اپنے مسلمان بھائی کی مدد ہر حالت میں کرنی چاہیے۔

دوستو اسلام نے اپنے متبعین کو اتحاد و اتفاق کے متعلق کس قدر تعلیم دی ہے۔ مگر ہائے افسوس صد افسوس مسلمانوں نے اس کے برعکس نااتفاقی کو اختیار کر لیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج غیروں کے سامنے مسلمان ذلیل و خوار نظر آتے ہیں اور ان کا شیرازہ بکھرا ہوا نظر آتا ہے۔ اے غافل مسلمانوں غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ اور اپنے آپ کو غیروں کے سامنے ذلیل ہونے سے بچاؤ اور اپنے دامن اتحاد کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

اگر در خانہ کس است یک حرف بس است